ادبیات

ساقی

از جناب آلم مظفر نگری

وُرودِ صبحِ غم ہے آ کریں مل کر دعا ساقی
یہی تو وقت ہے اک ضربِ اِلّا اللہ کا ساقی
خدا شاہد کہ رندانِ ازل کو بزمِ ہستی میں
فغانِ انقلاب انگیز کا ہے آسرا ساقی
فرازِ طور پر دیکھا تھا جو موسیٰ عمراں نے
مجھے بھی پردۂ مینا سے وہ جلوہ دکھا ساقی
جز اک اللہ دورِ بادہ آشامی کا کیا کہنا
کہ ہر اک موج مے ہے موجۂ بحرِ عطا ساقی
نہوں گے ختم سوزِ غم کے ہنگامے سرِ محفل
مرا دل لے کے پروانے میں کس نے رکھ دیا ساقی
جوابِ جامِ جم ہوا اور حریفِ مہر و مہ بھی ہو
مرے ٹوٹے ہوئے ساغر سے تو وہ دل بنا ساقی
فضاؤں سے حریمِ ناز کی دادِ محبت لوُں
اگر مضرابِ غم سے چھیڑ دوں سازِ وفا ساقی
مرے حق میں کرم یہ سعیِ بے حاصل کا کیا کم ہے
برائے زندگی مرنا تو آساں ہوگیا ساقی
گرائیں بجلیاں مجھ پر اسی کے لالہ و گل نے
کہ جس خاکِ چمن کو میں نے دی نشو و نما ساقی
انھیں دادِ وفا میں ہے تاملؔ ہو، مگر میں تو
لئے بیٹھا ہوں ان کے سامنے عذرِ خطا ساقی
میں ان کے ہر ستم پر اس لئے لبیک کہتا ہوں
مجھے مجبور کر دیتا ہے دستورِ وفا ساقی
نہ رہبر نے دیا دھوکا نہ رہزن نے مجھے لوٹا
مجھے منزل ہی نے محرومِ منزل کر دیا ساقی
اُنھیں کی سمت ہر سجدہ ہے میرا وہ کہیں بھی ہوں
مجھے مطلق نہیں ہے حاجتِ قبلہ نما ساقی

ہے اپنی جستجو میں وہ آلم کو ہے تلاش اپنی
ابھی معلوم کرنا ہے اسے اپنا پتا ساقی